دار الافتاء

حج کے متعلق چند سوالات

(حضرت مولانا مفتی سیف اللہ حقانی صاحب دامت برکاتہم مفتی دارالعلوم حقانیہ)

استفتاء

صورت احوال یہ ہے کہ ہم خادمان حرم شریف آں جناب کی خدمت میں مندرجہ ذیل گزارشات پیش کرتے ہیں ۔امید ہے کہ آں جناب ان سوالات کے جوابات تفصیل سے ارسال فرمائیں گے ۔کیونکہ تمام خادمان حرم شریف کو ان مسائل کے بارے میں کافی تشویش ہے ۔

۱۔۔۔تقریباً سات سو افراد نے اسلام آباد سے احرام نہیں باندھا کیونکہ کمپنی والوں نے احرام باندھنے کی اجازت نہیں دی ۔۔یہاں کمپنی والوں نے تیسرے دن ہمیں عمرے کی اجازت دے دی ۔کیونکہ ہمارا اپنا اختیار نہیں تھا۔ کیا ہم پر دم واجب ہے یا نہیں ۔

۲۔۔۔کمپنی والے ہمیں مدینہ منورہ زیارت کے لئے لے گئے ۔واپسی پر ہم نے احرام باندھا اور عمرہ ادا کیا یہ حج افراد ہے یا تمتع؟ عمرہ شوال میں ادا کیا

۳۔۔۔بعض افراد نے احرام نہیں باندھا اور مدینہ سے شوال میں واپسی پر عمرہ نہیں کیا کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ اگر ہم نے احرام باندھا تو پھر ہم پر قربانی واجب ہو گی۔ کیا ان افراد پر دم واجب ہو گیا یا نہیں

۴۔۔۔جن لوگوں نے مدینہ سے آتے ہوئے عمرہ کیا ان کا کونسا حج ہو گا اور جن لوگوں نے احرام نہیں باندھا تو ان پر کونسا حج واجب ہو گا

۵۔۔۔کیا خادمان حرم شریف پر قربانی واجب ہے یا نہیں ۔کیونکہ یہاں تو ہم چار مہینے کے لئے آئے ہیں

۶۔۔۔اگر کسی پر دم واجب ہو گیا اور وہ غریب ہے تو وہ متبادل مسئلے کے مطابق کیا کرے گا

۷۔۔۔A شفٹ صبح ۶ بجے سے لیکر ڈھائی بجے ظہر تک حرم شریف میں ڈیوٹی کرتے ہیں وہ کس طریقے سے حج کر سکتے ہیں ۔

B شفٹ ڈھائی بجے دن سے لیکر رات ساڑھے دس بجے تک ہوتی ہے وہ کس طریقے سے حج کر سکتے ہیں؟

C شفٹ ساڑھے دس بجے رات سے لے کر صبح چھ بجے تک ہوتی ہے وہ کس طریقے سے حج کر سکتے ہیں؟

برائے مہربانی ان سوالات کے جوابات جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرماویں

آپ کا تابع فرمان شاگرد

قاری صادق سید مکہ مکرمہ

باسمہ تعالیٰ

الجواب

۱۔ بغیر احرام کے دخول حرم سخت گناہ ہے اور ایسی صورت میں توبہ اور آفاق کی کسی میقات پر واپس جاکر حج یا عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہے اگر واپس نہ ہوا اور وہیں سے احرام باندھا تو گنہگار ہوگا اور دم واجب ہوگا البتہ اگر اسی سال آفاق کی کسی بھی میقات پر جاکر حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا۔یا حرم میں احرام باندھا مگر طواف کا ایک شوط پورا کرنے سے قبل کسی میقات پر جاکر تلبیہ کہہ کر حج یا عمرہ کرلیا تو دم ساقط ہوگا اس حج یا عمرہ میں بدون احرام تجاوز کی وجہ سے واجب کی ادائیگی کی نیت ضروری نہیں ہے بلکہ حج یا عمرہ نفل یا نذر یا حج فرض ،جو نیت بھی کرے گا اس سے بدون احرام تجاوز کا واجب ادا ہوجائے گا اور اس سال آفاق کی کسی میقات سے حج یا عمرہ نہیں کیا بلکہ دوسرے سال کیا تو دم ساقط نہ ہوگا البتہ تجاوز کی وجہ سے جو نسک واجب ہوا تھا وہ ادا ہوجائے گا اگرچہ نفل یا نذر یا فرض کی نیت کی ہو ۔فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔ ولو دخل آفاقی مکة بغیر احرام ثم رجع الی المیقات فی تلک السنة واحرم بحجة الاسلام سقط عنه ما کان واجبابالمجاوزة ودخول مکة بغیر احرام عندنا وان لم یخرج من مکة حتیٰ مضت السنة ثم خرج الی المیقات فی السنه الثانیة واحرم بحجة الاسلام وحج یجزیه حجة الاسلام ولا یسقط عنه الدم الذی کان واجباعلیه فی العام الاول قاضی خان علیٰ هامش الهندیة (صفحہ ۲۸۷ جلد ۱)

اور ھدایہ میں ہے.واذا اتی الکوفی بستان بنی عامر فاحرم بعمرة فان رجع الیٰ ذات عرق ولبی بطل عنه دم الوقت ـوفی هامشها قوله الیٰ ذات عرق التخصیص به بالنظر الیٰ حال الکوفی والا فالرجوع الیه والی غیره من مواقیت الآفاقین سواء فی سقوط الدم فی ظاهر الروایة ۔(صفحہ ۲۶۸ جلد ۱)

اور مواقیت الآفاق یہ ہیں

ذوالحلیفہ۔ذات عرق ۔جحفہ ۔قرن یلملم۔

یہ ہیں آفاقی کے مواقیت اور میقاتی کا میقات وہ زمین حل ہے جو حرم اور میقات کے

درمیان ہو اور مکی کا میقات حج کے لئے حرم ہے اور عمرہ کیلئے زمین حل (فتاویٰ علائیہ صفحہ ۱۶۵ تا ۱۶۹ جلد ۲)

اور عذر من جہت العباد مسقط دم نہیں ہے (معتبرات الفقہ)

اور مسائل حج لسیدی مولانا المفتی الاعظم مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ میں ہے مسئلہ اگر ایک محرم میقات سے احرام کی نیت نہ کرے اور اس سے آگے دوسرا میقات ہو تو دوسرے میقات سے ! حرام باندھے گا اور اگر دوسرا میقات نہ ہو اور احرام باندھ لیا تو طواف شروع کرنے سے پہلے ایک میقات کی طرف واپس لوٹے گا اگر واپس نہ ہوا تو دم واجب ہے (شرح لباب وغیرہ) مسائل حج پشتو صفحہ ۹۳)

(فائدہ) ایسا ڈرائیور یا ملازم جو خارج میقات سے حرم یا مکہ کو کثرت سے جایا کرتا ہے تو اس کیلئے ہر بار عمرہ کرنا ضروری ہے اور جتنی دفعہ بغیر احرام کے زمین حرم یا مکہ معظمہ داخل ہوا اتنی اس قدر عمرے اور دم اس پر واجب ہوئے۔

اور صدرالشریعہ اور صاحب درر اور صاحب ایضاح فرماتے ہیں جس آدمی کا حج یا عمرے کا ارادہ نہ ہو تو وہ زمین حرم اور مکہ معظمہ بغیراحرام کے آمدورفت کرسکتا ہے لیکن محققین احناف نے ان کی تغلیط کی ہے (شرح لباب وغیرہ)

۲ ہندیہ میں ہے ولو احرم لعمرة قبل اشهر الحج فقضاها و تحلل بمكة فاحرم بعمرة ثم حج من عامه ذالک لم يكن متمتعا فان كان حين فرغ من الاولى خرج فجاوز الميقات قبل اشهر الحج فاہل منه لعمرة فى اشهر الحج وحج من عامه فهو متمتع وان كان جاوز الميقات فى اشهر الحج لم يكن متمتعا الا اذا خرج الى اہله ثم اعتمر ثم حج من عامه عند ابى حنيفة وعندہما ہو متمتع جاوز الميقات قبل اشهر الحج اوبعدہا كذا فى محيط سرخسى صفحه ۲۴۰ ج ۱)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ آپ خدام مکہ میں قیام اور عمرہ کی ادائیگی کی صورت میں اگر مدینہ منورہ کو شوال سے پہلے چلے گئے ہوں اور شوال میں (یعنی اشہرحج) میں مدینہ منورہ سے عمرہ ادا کیا ہو اور پھر اسی سال آپ لوگ حج بھی ادا کریں تو پھر تمہارا حج حج تمتع ہوگا اور اگر آپ خدام شوال ہی میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ چلے گئے ہوں اور مدینہ منورہ سے شوال میں عمرہ کرچکے ہوں اور پھرحج بھی کریں تو آپ لوگ امام ابو

حنیفہؒ کے مذہب کے مطابق متمتع نہ ہونگے اور امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کے مذہب کے مطابق متمتع ہونگے۔

۳۔جن حضرات نے شوال میں مدینہ منورہ سے عمرہ کیا ہے۔ وہ سوال ثانی کا جواب ملاحظہ کریں اور جس نے مدینہ منورہ سے عمرہ نہیں کیا ہے اور بغیر احرام کے مکہ معظمہ آیا ہے وہ سوال اول کا جواب ملاحظہ کرے۔

۴۔جن لوگوں نے شوال سے پہلے مدینہ منورہ جاکر مدینہ منورہ سے شوال یعنی اشہرحج میں عمرہ کیا ہے اور اس سال حج بھی کرے تو اس کا حج بالاتفاق تمتع ہے اور شوال یعنی اشہرحج میں مدینہ منورہ جاکر مدینہ منورہ سے اشہرحج میں عمرہ کیا گیا ہو اور پھر حج کیا جائے تو یہ حج حج تمتع نہ ہوگا۔ اور یہ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک اور مذہب ہے اور امام محمدؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک یہ حج بھی حج تمتع ہے اور جو لوگ مدینہ منورہ سے بغیر احرام کے آئے ہیں ان کا حج حج تمتع نہیں۔ البتہ ان کے ذمہ تفصیل سابق کے مطابق میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کی وجہ سے دم لازم آئے گا اور اس صورت میں بھی اگر اشہر حج سے پہلے آفاق کی کسی میقات سے تجاوز کیا جائے اور پھر اسی میقات سے اشہرحج میں عمرہ کیا جائے اور اسی حال میں حج بھی کیا جائے تو یہ بھی بالاتفاق تمتع ہوگا اور اگر اشہرحج میں تجاوز کیا گیا ہو اور اسی میقات سے عمرہ کیا جائے اور اسی سال میں حج بھی کیا جائے تو یہ حج امام صاحب کے نزدیک تمتع نہیں اور صاحبین کے نزدیک تمتع ہے۔ ملاحظہ ہو ہندیہ کی وہ عبارت جو جواب ثانی کے ابتداء میں درج کی گئی ہے اور متمتع کی تعریف بھی ملاحظہ ہو اور وہ یہ ہے والمتمتع من یاتی بافعال العمرة فی اشہر الحج او یطوف اکثر طوافہا فی اشہر الحج و یحج من عامہ ذالک قبل ان یلم باہلہ بینہما الماما صحیحا سواء حل من احرامہ الاول اولا (ہندیہ صفحہ ۲۳۸ جلد ۱) نیز ملاحظہ ہو غنیۃ الناسک کی یہ عبارت التاسع ان لا یدخل علیہ اشہر الحج و ہو حلال بمکۃ او ماحولہا او محرم طاف لعمرتہ اکثرہ قبلہا حتی لو احرم بعمرة اخری و حج من عامہ لا یکون متمتعا الا ان یعود الیٰ اہلہ فیحرم بہا فیکون متمتعا اتفاقا او الی خارج المقیات فیکون متمتعا عندہما (صفحہ ۱۱۴)

۵۔ ہندیہ میں ہے و لا تجب علی المسافر و لا علی الحاج اذا کان محرما و ان کان من اہل مکہ کذا فی شرح الطحاوی (صفحہ ۲۹۳ جلد ۵) اس روایت سے معلوم ہوا کہ حاجی جو حج کے احرام میں ہوں اس پر قربانی واجب نہیں اگرچہ مکہ میں مقیم ہوں۔ اور دوسرا

قول اس مسئلہ مذکورہ کی مخالفت میں یہ ہے کہ مکی اور مکہ میں مقیم پر قربانی واجب ہے اگر چہ وہ حج کے احرام میں ہوں فتویٰ علائیہ میں ہے ۔فتجب ای التضحیۃ) علی حر مقیم فلا تجب علی حاج مسافر فاما اہل مکۃ فتلزمہم وان حجواو قیل لا تلزم المحرم ۔سراج وفی رد المحتار قولہ و قیل لا تلزم المحرم وانکان من اہل مکۃ جوہرہ عن الخجندی وحملہ فی الشر النبلالیہ علی المسافر وفیہ نظر ظاہر (صفحہ ۲۲۲ ج ۵) مگر میرا شیخ اور مربی سیدی حضرت مفتی اعظم صاحب دامت برکاتہم قول اول کو پسند فرمایا کرتے ہیں

۶۔ رد المحتار میں ہے تحت شرح قول صاحب الدر المختار ، الواجب دم علی محرم بالغ الخ۔

(تنبیہ) فی شرح النقایہ للقاری ثم الکفارات کلہا واجبۃ علی التراخی فیکون مؤدیا فی ای وقت و انما یتضیق علیہ الوجوب فی آخر عمرہ فی وقت یغلب علی ظنہ انہ لولم یودہ لفات فان لم یود فیہ حتیٰ مات اثم و علیہ الوصیۃ ولولم یوص لم یجب علی الورثۃ و لو تبرعوا عنہ جاز الا الصوم۔ و فیہ ایضا (قولہ و لو ناسیا) قال فی اللباب ثم لا فرق فی وجوب الجزاء بینما اذا جنی عامدا او خاطئا مبتدئا او عائدا ذاکرا او ناسیا عالما او جاھلا طایعا او مکرھا نائما او منتبھا سکرانا او صاحیا مغمی علیہ او مفیقا موسر اوو معسرا بمباشرتہ او مباشرۃ غیرہ بامرہ (صفحہ ۲۱۷ جلد ۲)

ان عبارات و روایات سے معلوم ہوا کہ غریب کے لئے بھی دم دینا ضروری ہے البتہ دم دینے میں اتنی سہولت ہے کہ علی الفور ضروری نہیں بلکہ موت سے پہلے اگر دیدیا تو اس سے بھی ذمہ فارغ ہوجائے گا۔

۷۔ یہ تو آپ اور کمپنی والوں پر منحصر ہے کہ کمپنی والے آپ لوگوں کی اتنی رعایت کریں کہ آپ لوگ کم از کم ضروریات حج تو ادا کرسکیں۔

ھو الموفق کتبہ

سیف اللہ حقانی خادم الافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک خادم الافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک